66

مطلقہ عورت کا عدت میں نکاح

مفتیانِ وعلماءِ کرام ومشائخ عظام ! ایک مطلقہ عورت کی عدت ابھی پوری نہیں ہوئی دس دن رہتے تھے تو آگے نکاح کرلیا ایسے نکاح کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب وھو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

ایسا نکاح باطل ہے۔ فوراً ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرادی جائے ،شریعت کی رو سے ایسا نکاح درست نہیں۔ بلکہ ہمارے رجحان کے مطابق ایسا نکاح منعقد ہی نہیں ہوا کیونکہ دورانِ عدت عورت سے نکاح کرنا حرام ہے،خواہ وہ عدت طلاق رجعی ، طلاق بائن،خاوند کی وفات یا خلع کی ہو۔

1 ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ﴾

”اور نکاح کی گرہ پختہ نہ کرو، یہاں تک کہ لکھا ہوا حکم اپنی مدت کو پہنچ جائے۔“ [1]

اس فرمانِ الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دورانِ عدت عورت کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے، یہ ممانعت اس نکاح کے حرام ہونے کی دلیل ہے۔ نکاح تو دور کی بات ہے، شریعت میں دورانِ عدت، عورت کو واضح طور پر نکاح کا پیغام بھیجنا بھی جائز نہیں۔

[1] سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 235.

2 جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا﴾

''اورتم پراس بات میں کچھ گناہ نہیں جس کے ساتھ تم ان عورتوں کے پیغام نکاح کا اشارہ کرو، یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو، اللہ جانتا ہے کہ تم انھیں ضرور یاد کرو گے، اور لیکن ان سے پوشیدہ عہد و پیمان مت کرو، مگر یہ کہ کوئی معروف بات کرو۔'' [1]

اس کا مطلب یہ ہے کہ دورانِ عدت عورت کو واضح الفاظ میں پیغام نکاح دینا بھی جائز نہیں، البتہ مناسب طریقے سے یعنی اشارہ کنایہ سے کوئی بات کہہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً یوں کہہ سکتے ہو کہ میرا بھی کہیں نکاح کرنے کا ارادہ ہے، البتہ جو طلاق رجعی کی عدت میں ہوا سے اشارتاً بھی کوئی ایسی بات کہنا حرام ہے کیونکہ دوران عدت وہ اپنے خاوند کی بیوی ہی ہے۔ بہرحال دوران عدت نکاح تو بہت دور کی بات ہے دوٹوک الفاظ میں پیغام دینا بھی نا جائز ہے۔

3 رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہا تھا:

فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا أَبُو جَهْمٍ، فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ" فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: "انْكِحِي أُسَامَةَ"، فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا، وَاغْتَبَطْتُ بِهِ»

''جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا''۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے نکاح کا پیغام دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ''ابوجہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو''۔ مجھے یہ امر ناپسند ہوا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کہ ''اسامہ سے نکاح کرلو''۔ میں نے ان سے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ نے اس میں

[1] سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 235.

اتنی خیر وخوبی دی کہ مجھ پر رشک کیا جانے لگا‘‘۔ [1]

اس میں واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ان کی عدت کے دوران نکاح کا مشورہ تک نہیں دیا، نکاح تو دور کی بات ہے، جب دوٹوک الفاظ میں پیغام نکاح کی اجازت نہیں تو دوران عدت نکاح کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے؟

4 چنانچہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: دوران عدت نکاح صحیح نہیں، اس پر تمام علماء کا اجماع ہے۔ [2]

جب تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ دوران عدت نکاح جائز نہیں، ایسا نکاح صرف بے قاعدہ ہی نہیں بلکہ باطل اور حرام ہے۔ لہٰذا ان دونوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا لازم ہے وہ پہلے اپنے سابقہ خاوند کی عدت مکمل کرے گی، پھر اگر دوسرا اس کے ساتھ ہمبستری کر چکا ہے تو اسے دوسرے کی بھی عدت گزارنا ہوگی۔

5 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ آپ کے پاس بھی صورت مسئولہ جیسا معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: ’’جس عورت نے دوران عدت نکاح کیا تو ان کے درمیان فوراً علیحدگی کرادی جائے، پھر جس کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے اگر اس نے دخول نہیں کیا تو خاتون اپنے پہلے خاوند کی عدت ہی پورا کرے گی، اگر دخول ہوگیا تو یہ اپنے پہلے خاوند کی عدت پوری کرنے کے بعد دوسرے کی عدت کو بھی پورا کرے گی‘‘۔ [3]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ [4]

والله تعالیٰ أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	محمد شریف	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]

[1] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا نَفَقَةَ لَهَا، حديث نمبر: 1480. [2] تفسير ابن كثير 1/ 484. [3] شرح السنة، كتاب العدة، بَاب اجْتِمَاعِ الْعِدَّتَيْنِ، حديث: 2392. [4] ارواء الغليل: 2124.

3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	بلال احمد	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[illegible]
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)	[illegible]	6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	عبدالغفار
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)	[illegible]	8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	[illegible]
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	[illegible]

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
[illegible]	ارشاد الحق اثری	[illegible]